سوال

(170)لاٹری کا ٹکٹ خریدنا مجبوری کی صورت میں؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید کہتا ہے کہ میں مقروض اور بے روزگار ہوں ۔ اس زمانہ میں لاٹری کا سلسلہ جاری ہے جس کا ٹکٹ اکثر لوگ خرید اکرتے ہیں اوران کا نمبر اول دوم سوم آنے پر انہیں تجویز شدہ رقم بھی ملتی ہے مگر میں اس طرح رقم لینا مناسب نہیں سمجھتا ہوں اور بوجہ مقروض وبے روزگار ہونے کے اس نیت سے ٹکٹ لاٹری خریدنا چاہتا ہوں کہ اول دوم سوم وغیرہ نمبر کے انعامات کی جو رقم ہووہ میں بطور قرض حسن کے کام میں لاؤں گا اوراس رقم سے بیوپار اور کوئی سلسلہ جاری کر کے اصلی رقم واپس رفتہ رفتہ ادا کرتا جاؤں گا جس جگہ سے مجھے وصول ہوگی ایسا کرنے سے میرے ذمہ سود کا بار نہیں ہوگا اس کے سوا میری کوئی دوسری نیت نہیں ہے۔ آیا اس طریق ٹکٹ لاٹری خریدنا بطور قرض حسن رقم لینے کے شریعت سے درست ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

لاٹری کی جو صورت سوال میں درج ہے اورجو فی زمانا مروج ہے وہ سراسر اقمار(جوا)اورربوا(سود) ہے اورقمار وربوا شرعاحرام گناہ کبیرہ ہیں يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (سورة المائدہ:90)''بنابریں لاٹری کا ٹکٹ خریدناحرام ہے اورلاٹری والوں کے پاس جمع ہوکر جو مجوزہ رقم بعض افراد کوملتی ہے غیر طیب وناپاک ہے اوراس کالینا حرام ہے۔ لاٹری والوں کے پاس اس طرح جورقم جمع ہوتی ہے شرعا نہ تولاٹری والے اس کے مالک ہوتے ہیں اورنہ وہ انعام کے مستحقین یعنی :نام نکلنے والوں کی ملکیت میں داخل ہوتی ہے بلکہ عندالشرع ہر ٹکٹ خریدنے والااپنے حصہ رقم کاحسب سابق مالک رہتا ہے اور ٹکٹ خریدنے سے اس کا روپیہ اس کی ملکیت سے خارج نہیں ہوتا کیوں کہ معاملہ یہ طریق (لاٹری) شرعا باطل اورحرام ہونے کی وجہ سے لاشئی اور کالعدم ہے۔

ٹکٹ خرید کر کے لاٹری میں حصہ لینے والااپنی مرسلہ بطورقرض کے کارکنان لاٹری کے یہاں نہیں بھیجتا اورنہ یہ کارکنان لاٹری اس کو قرض وامانت سمجھتے ہیں اورنام نکلنے والوں کو تجویز شدہ رقم بطور قرض نہیں بلکہ ان کی ملکیت سمجھ کران کے پاس بھیجی جاتی ہے اوراگر انعام پانے والاانعام میں حاصل شدہ زائدرقم فوریاکچھ دن کے بعد واپس بھی کردے توکارکنان لاٹری اس رقم کاکچھ حصہ بھی اس کے اصل مالک یعنی : ٹکٹ خریدنے والے کوجس کی ملکیت سے یہ رقم شرعا خارج نہیں ہوئی تھی واپس نہیں کریں گے۔ بنابریں اس رقم کو قرض حسنہ سمجھ لینا ایک فریب اورجعل ہے۔

پس جب لاٹری کا ٹکٹ خریدنا شرعاحرام ہے اورٹکٹ خریدنے والے کا یہ روپیہ اس کی ملکیت میں حسب سابق باقی رہتا ہے اوراس میں کارکنان لاٹری کوملک غیر ہونے کی وجہ سے تصرف کرنے کا حق نہیں ہے اورجب مستحق انعام کا مجوزہ رقم خلاف شرع اس کی ملکیت سمجھ کر بھیجی جاتی ہے اوراگر انعام پانے والازائدرقم واپس بھی کردے توکارکنان لاٹری

اس کا کچھ حصہ بھی اس اصل مالک کو وپس نہیں کریں گے تو کسی انعام پانے والا زائد رقم کو بھی واپس کردے تو کارکنان لاٹری اس کا کچھ حصہ بھی اس کے اصل مالک کو واپس نہیں کریں گے تو کسی مسلمان کا قرض کے طور پر بھی رقم حاصل کرنے کی نیت سے ٹکٹ خریدنا اور انعام میں حاصل شدہ رقم کو جس کا حصول غیر قطعی بلکہ موہومی اور مترددبین الوجود العدم ہے۔ قرض حسنہ سمجھ کر کام اور تصرف میں لانا یعنی : اس تجارت یا اور کوئی روزگار کرنا قطعا ناجائز ہے اور ایسے روپے سے حاصل کردہ مال ناپاک اور غیر حلال ہے کیوں کہ جب حرام ہے تو اس سے حاصل شدہ چیز بھی حرام ہوگی۔ شریعت نے مقروض یا بے روزگار کو قمار و ربوا میں حصہ لے کر کسی نیت سے بھی رقم حاصل کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ معاش کے دوسرے جائز وسائل موجود ہیں ان کی طرف رجوع کیجئے۔ نیت بخیر ہے تو برکت ہوگی اور نفع ہوگا۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔کتاب البیوع

صفحہ نمبر 358

محدث فتویٰ